www.KitaboSunnat.com

...لانا عزیز زبیدی

مسئلہ سماع

قسط سوم

...غنا کے ساتھ شاعری کا بھی گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ ضروری ہے کہ اس کا بھی مختصر تعارف کرا دیا جاسکے۔ نیز ...بات کا بھی جائزہ لیا جائے کہ شاعری کے متعلق قرآن حکیم کا نظریہ کیا ہے؟

...شاعری گو کتنی ہی نیچرل کیوں نہ ہو۔ اسے مبنی بر حقیقت نہیں قرار دیا جاسکتا۔ اسی لیے قرآن کریم نے اس کی ...افزائی کی بجائے حوصلہ شکنی کی ہے:۔

اَلشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ○ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ○
وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ○ (پ ۱۹۔ الشعراء۔ ع ۱۱)

"شاعروں کی اتباع بے راہ لوگ ہی کرتے ہیں۔ تو نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر میدان میں بھٹکتے پھرتے ہیں اور وہی باتیں کہتے ہیں جو خود نہیں کرتے۔"

...بہتر ہوگا کہ یہاں علماءِ احناف کی ان چند تفاسیر کو بھی نقل کر دیا جائے جو انہوں نے اس آیت کے ضمن میں ...ہیں۔ چنانچہ مولانا احمد رضا خاں کے "کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن" کے تفسیری حاشیہ "خزائن العرفان فی تفسیر ...ن" میں مولانا سید محمد نعیم الدین لکھتے ہیں:۔

"ہر طرح کی جھوٹی باتیں بناتے ہیں اور ہر لغو و باطل میں سخن آرائی کرتے ہیں، جھوٹی مدح کرتے اور جھوٹی ہجو کرتے ہیں۔"

...شبیر احمد عثمانی ؒ لکھتے ہیں:۔

"کافر لوگ پیغمبر کو کبھی "کاہن" بتاتے اور کبھی "شاعر"۔ سو فرمایا کہ شاعری کی باتیں محض تخیلات ...ہوتی ہیں۔ تحقیق سے اس کو لگاؤ نہیں ہوتا، اس لیے شاعرانہ باتوں سے بجز گرمئ محفل یا وقتی جوش

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور واہ واہ سے کسی کو مستقل ہدایت نہیں ہوتی، حالانکہ اس پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صحبت میں قرآن سن سن کر ہزاروں آدمی نیکی اور پرہیزگاری کی راہ اختیار کر چکے ہیں (یعنی اگر آپ شاعر ہی ہوتے تو ایسا کبھی نہ ہوتا۔)

شعر پڑھو تو معلوم ہو کہ رستم سے زیادہ بہادر اور شیر سے زیادہ دلیر ہوں گے اور جا کر ملو تو پرلے درجہ کے نامرد اور ڈرپوک یا دیکھنے میں تو ہٹے کٹے اور اشعار پڑھو تو خیال ہو کہ نبضیں ساقط ہو چکیں صرف تبضِ روح کا انتظار ہے۔ حالی نے مسدس میں ان کے جھوٹ کا خوب نقشہ کھینچا ہے۔" (حاشیہ عثمانی)

مولانا شبیر احمد عثمانی ؒ نے حالی مرحوم کی مسدس کے جس حصہ کا ذکر کیا ہے۔ قارئین بھی اس کے چند اشعار ملاحظہ فرمالیں:۔

وہ شعر اور قصائد کا ناپاک دفتر
عفونت میں سنڈاس سے جو ہے بدتر
زمیں جس سے ہے زلزلہ میں برابر
ملک جس سے شرماتے ہیں آسماں پر
ہوا علم و دیں جس سے تاراج ہمارا
وہ ہے ہفت نظر علم انشا ہمارا

برا شعر کہنے کی گر کچھ سزا ہے
عبث جھوٹ بکنا اگر ناروا ہے
تو وہ محکمہ جس کا قاضی خدا ہے
مقرر جہاں نیک و بد کی سزا ہے
گنہگار واں چھوٹ جائیں گے سارے
جہنم کو بھر دیں گے شاعر ہمارے

جو سقے نہ ہوں، جی سے جائیں گزر سب
ہو میلا جہاں، گم ہوں دھوبی اگر سب
بنے دم پہ گر شہر چھوڑیں نفر سب
جو مہتر جائیں مہتر تو گندے ہوں گھر سب
پہ کر جائیں ہجرت جو شاعر ہمارے
کہیں مل کے خس کم جہاں پاک سارے

آوارہ شاعری

روزِ ازل ہی سے شیطان نے اپنے اس پروگرام کا اعلان کر دیا تھا کہ وہ خلقِ خدا کو خیالی دنیا میں ... کی کوشش کرے گا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ

"میں ہر حال میں ان کو بہکاؤں گا اور آرزوؤں میں ان کو غرق رکھوں گا۔"

اور شیطان کا یہ پروگرام آوارہ شاعری کے ذریعے بہ کمال خوبی و سہولت تکمیل پاتا ہے۔ کیونکہ دراصل آوارہ شاعری الہامات شیطان کا چربہ، شیطان کے نزول کا مہبط اور ابلیس کی دل چسپیوں کا مرکز ہوتی ہے چنانچہ قرآن مجید کی یہ آیت ہمارے اس بیان کی خوب خوب تائید کرتی ہے۔

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ۞ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۞ يُلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ۞

"(اے پیغمبر! صلی اللہ علیہ وسلم، ان لوگوں سے) کہیے، کہ کیا میں تمہیں اس بات کے متعلق بتلاؤں کہ شیطان کن لوگوں پر اترا کرتے ہیں۔ یہ (شیطان) انہیں لوگوں پر اترتے ہیں، جو جھوٹے، جعل ساز اور بدکردار ہوتے ہیں، کیونکہ شیطان سنی سنائی بات (ان پر) القا کر دیتے ہیں اور ان میں بہتیرے (تو نرے) جھوٹے ہوتے ہیں۔"

اور یہ جھوٹے، جعل ساز، بدکردار اور سنی سنائی باتوں کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنے والے آوارہ شاعر ہی ہیں جیسا کہ ابتدائے مضمون کی (پہلی) آیت سے ظاہر ہے۔

آوارہ شاعری جہاں دروغ بے فروغ، جعل سازی اور بدکرداری پر مبنی ہے وہاں یہ انسان کی فطری صلاحیتوں کے لیے بھی زہر ہلاہل ثابت ہوتی ہے۔ ظاہر ہے جب آدمی ہوائی قلعے تعمیر کرنے اور خیالی پلاؤ پکانے میں ہر دم مستغرق رہے گا تو وہ دنیائے عمل سے کٹ کر رہ جائے گا۔ چنانچہ آپ نے دیکھا ہو گا کہ جو لوگ دنیائے شاعری کے جام و سبو میں پڑ جاتے ہیں کچھ عرصہ بعد پوستیوں کی سی مفلوج زندگی گزارنے لگتے ہیں۔ جہاں درد و آلام ان کا مقدر بن جاتے اور دکھوں اور غموں کے پہاڑ ان پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور جن سے گلو خلاصی پانے کی خاطر یہ دوبارہ اسی افیون (موسیقی) کا سہارا لیتے ہیں ——— کس قدر بے وقوف ہیں یہ لوگ جو شاعری کی محض خیالی دنیا کا سہارا لے کر اور موسیقی کی دھنوں میں سرمست رہ کر آخرت کی تلخیوں پر بھی فتح پانے کی سوچ رہے ہیں ——— !

شاعری کے الزام سے براءت

شاعری قرآن حکیم کے نزدیک "مقام عزیمت" نہیں ہے۔ بعض شرائط کے ساتھ صرف ایک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مقام معذرت" ہے۔ اسی لیے حق تعالیٰ کو شاعری کے الزام سے اپنے پیغمبر کی برأت کا التزام کرنا پڑا چنانچہ فرمایا۔

وَ مَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَ مَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ (پ۲۳ - یٰسٓ ع ۵)

"اور ہم نے آپ کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ ہی شاعری آپ کے شایانِ شان ہے۔"

اور اس کی وجہ یہ بتائی کہ:۔

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ

"قرآن مجید (جس کو شاعری قرار دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شاعر قرار دیا گیا) تو صرف ذکر اور قرآن مبین ہے۔"

یعنی شاعری تو مدہوشی کا نام ہے جبکہ قرآن حکیم واضح تعلیمات وحقائق کا ایک مرقع اور عملی دنیا کا بہتر محرک ہے تو پھر تک بندی کو حقائق سے اور غفلت کی مستی کو جہد وعمل کی دنیا سے کیا نسبت ؟

شاعر خدا پر کمندیں ڈالتا ہے اور قرآن "خود کمند خدا" ہے، جو اس کی گرفت میں آگیا وہ دنیا جہان کی گرفتاریوں سے چھوٹ گیا، لیکن بے چارے شاعر اپنی ہی کمندوں میں الجھ کر رہ جاتے ہیں اور اپنی ساری زندگی تباہی وبربادی کی نذر کر دیتے ہیں۔ آخرت کا ابھی کچھ پتہ نہیں کہ کیا بنے ؟

الغرض شاعری ایسا کلام ہے جس کو غنا کی سان پر چڑھا کر مزید دو آتشہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یعنی کلام بجائے خود "ہوائی دنیا" تھا "غنا" اس کے لیے وہ بال و پر ہیں جو رہی سہی کسر بھی پوری کر دیتے ہیں ـــــ غنا تو ایک ایسا امرت دھارا ہے جو شر کو بھی شاعرانہ سوز و کیف کا جامہ پہنا کر وہ زیر و بم عطا کر دیتا ہے جو "تان سینوں" کی بے خدا تانوں کی جان ہے۔ جہاں عالم یہ ہو، وہاں غنا کے سلسلہ میں کسی حسن ظن سے کام لینا فریبِ نفس نہیں تو اور کیا ہے ؟ ـــــــــــ

اجازت کی ایک صورت

قرآن حکیم نے صرف اس شاعری کی اجازت دی ہے جو:۔

۱۔ مبنی بر ایمان ہو یعنی محبوب برحق کی توحید (یکتائی) کی غماز ہو

۲۔ عمل صالح کی حامل ہو یعنی شمع کے پروانے کی طرح اس کے عمل میں سچی لگن اور لپک ہو۔

۳۔ کثرتِ یادِ الٰہی کی موجب ہو جس سے ایسا محسوس ہو کہ کوئی طالب اپنے مطلوبِ برحق و یکتا کی یاد میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوم رہا ہے۔

۴۔ جس میں مظلومانہ فریاد ہو، جیسے کوئی راہِ حق میں حائل ہونے والی رکاوٹوں اور مصیبتوں سے بے ساختہ تلملا اٹھتا ہو۔

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ ذَکَرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّ انْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا (پ ۱۹۔ آخر سورۃ الشعراء)

"ہاں! (ان لوگوں کی شاعری مستثنیٰ ہے) جو اہلِ ایمان ہیں، نیک عمل کرتے ہیں اور (اپنے اشعار میں) کثرت سے خدا کو یاد کرتے ہیں اور مظلومی کے بعد (واجبی سا) بدلہ لیتے ہیں۔"

ایمان و عمل صالح کی رعنائیاں اور روح القدس کی تائید

ظاہر ہے ایسی شاعری جس میں ایمان و عمل صالح جیسی دنیا و آخرت کی لطافتیں اور رعنائیاں موجود ہوں آوارہ شاعری کی حدِ پرواز سے بھی کہیں آگے ہیں۔ ایسی شاعری اپنی ممکنہ مبالغہ آرائی کے باوجود ملأ اعلیٰ کی مثال کائنات سے بھی ورے اور کہیں ورے رہتی ہے۔ یہ وہ مبارک شاعری ہے کہ جس کو روح القدس (جبریلِ امین) کی بھی تائید حاصل ہے چنانچہ حضرت حسان بن ثابتؓ (شاعرِ رسولؐ) دشمنانِ رسول کو آپ کی حمایت میں دندان شکن جواب دیا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو کر فرمایا کرتے تھے۔

ان روح القدس لا یزال یؤیدک ما نافحت عن اللہ و رسولہ (مسلم۔ فضائل حسانؓ)

"روح القدس سدا آپ کی تائید کرتے رہیں گے، جب تک آپ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے دفاع کرتے رہیں گے۔"

حضرت حسانؓ بن ثابت کی یہ شاعری رجز یہ تھی جس کی تائید جبریل امینؑ نے فرمائی۔ نمونۃً آپ کے چند اشعار ہدیۂ قارئین کرام ہیں:

۱۔	ھَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْہُ	وَعِنْدَ اللّٰہِ فِیْ ذَاکَ الْجَزَاءُ
۲۔	ھَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا تَقِیًّا	رَسُوْلَ اللّٰہِ شِیْمَتُہُ الْوَفَاءُ
۳۔	فَاِنَّ اَبِیْ وَ وَالِدَتِیْ وَ عِرْضِیْ	لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْکُمْ وِقَاءُ
۴۔	ثَکِلْتُ بُنَیَّتِیْ اِنْ لَّمْ تَرَوْھَا	تُثِیْرُ النَّقْعَ غَایَتُھَا کَدَاءُ
۵۔	یُبَارِیْنَ الْاَعِنَّۃَ مُصْعِدَاتٍ	عَلٰی اَکْتَافِھَا الْاَسَلُ الظِّمَاءُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ تُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ

۷۔ فَإِنْ أَعْرَضْتُمْ عَنَّا اعْتَمَرْنَا وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ

۸۔ وَإِلَّا فَاصْبِرُوا لِضِرَابِ يَوْمٍ يُعِزُّ اللّٰهُ فِيهِ مَنْ يَشَاءُ

۹۔ وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ أَرْسَلْتُ عَبْدًا يَقُولُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهِ خَفَاءُ

۱۰۔ وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ سَيَّرْتُ جُنْدًا هُمُ الْأَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَاءُ

۱۱۔ لَنَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ مَعَدٍّ سِبَابٌ أَوْ قِتَالٌ أَوْ هِجَاءُ

۱۲۔ فَمَنْ يَهْجُو رَسُولَ اللّٰهِ مِنْكُمْ وَيَمْدَحُهُ وَيَنْصُرُهُ سَوَاءُ

۱۳۔ وَجِبْرِيلُ رَسُولُ اللّٰهِ فِينَا وَرُوحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءُ

۱۔ تو نے محمدؐ کی برائی بیان کی میں نے اس کا جواب دیا اور اس کا بدلہ اللہ کے پاس ہے۔

۲۔ تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برائی بیان کی جو نیک اور متقی ہیں (وہ) اللہ کے رسول ہیں، ایفاء عہد آپ کی عادت و فطرت ہے۔

۳۔ میرے والدین اور میری آبرو محمدی وقار کے تحفظ کے لیے قربان ہے۔

۴۔ اگر کداء گھاٹی کی دونوں اطراف میں گرد و غبار نہ اڑائے تو میں اپنی جان کو رودوں۔

۵۔ منہ زور گھوڑیاں، کندھوں پر چڑھتے ہوئے برچھے ہیں یا خون کی پیاسی ہیں۔

۶۔ تیز دوڑتے ہوئے ہمارے گھوڑے آئیں گے، جن کے منہ ہماری عورتیں اپنی اوڑھنیوں سے صاف کریں گی۔ (خون و غبار آلودہ منہ)

۷۔ اگر تم نے ہم سے منہ پھیر لیا (تو) ہم عمرہ کر لیں گے۔ فتح ہو جائے گی اور پردہ اٹھ جائے گا۔

۸۔ (نہیں تو) صبر کرو اس دن کی مار کے لیے، جس دن اللہ جسے چاہے گا عزت دے گا۔

۹۔ اللہ نے فرمایا میں نے ایک بندہ (رسول) بھیجا جو حق کی بات کہتا ہے جو شک و شبہ سے بالا تر ہے۔

۱۰۔ اللہ نے فرمایا میں نے انصار کا ایک لشکر تیار کیا جس کا مقصود و مطلوب کفار سے مقابلہ و جہاد کرنا ہے۔

۱۱۔ ہم ہر روز کسی نہ کسی تیاری میں ہوتے ہیں (کفار کی) گالیوں (کا جواب) یا ان سے جہاد یا (دفاعی) ہجو۔

۱۲۔ تم میں سے جو بھی اللہ کے رسول کی ہجو کرے اور جو مدح یا مدد کرے سب برابر ہیں۔

۱۳۔ اللہ کے پیارے جبرئیل اور بے مثل روح القدس ہم میں موجود ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ وہ شاعری ہے جس کی اسلام میں گنجائش رکھی گئی ہے اور یہ وہ بھی مجاہدینِ اسلام اور عشاقِ رسولؐ کے لیے، بازاروں، فٹ پاتھوں اور میلوں کے ہجوم میں چبوتروں پر نہیں بلکہ دینی عرب وضرب کی فضاؤں اور میدانوں میں ——— زیرِ سایہ رسول، خانۂ خدا میں یا صدّیقی، فاروقی اور حیدری مجمعوں میں ——— گانے والا حسان بن ثابتؓ جیسا قدسی صفات صحابی ہو اور داد دینے والے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جبریلِ امین ہوں ——— کیا آپ اس پاک شاعری اور معصوم سے غناء وسماع سے اس ناپاک شاعری، شوخ غناء اور محرک موسیقی کے لیے سندِ جواز کے طالب ہیں جو تماش بینوں، بے خدا اور بے رسول شنڈ ولی اور بازاری نتھو پھتوؤں کے مجمعوں میں یا سینما ہال اور کلب جیسی عیاش فضاؤں میں، نینا اور ملکہ ترنم جیسی فتنہ پرور مغنیوں کی تانوں میں کہی اور سنی جاتی ہے ——— ؟

ع سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجا است

خمارِ غناء ونشۂ موسیقی

شوخ غناء اور آوارہ موسیقی کے رسیا اس سادہ تفریح سے ذرا آگے بڑھ کر جب "رنگیلے شاہوں" کی بستی میں جا پہنچتے ہیں اور نفس وطاغوت کی غلامی میں اپنے تئیں جکڑ لیتے ہیں تو لطف وسرور، دماغی عیاشی اور جنسی کثافتوں سے پیار ان کا مقصدِ حیات بن جاتا ہے، جس قدر ان کے اس کیف وخمار کی چاشنی دو آتشہ ہوتی چلی جاتی ہے، اسی قدر وہ خدا سے دور ہوتے چلے جاتے ہیں اور نتیجۃً وہ "ضلال بعید" کے اس گڑھے میں جا گرتے ہیں جہاں پہنچ کر وہ نہ صرف احساسِ زیاں کھو بیٹھتے ہیں بلکہ فواحش، منکرات اور نفس ہولے کی ضیافتِ طبع کے یہ گندے سامان ان کو "حسنات" محسوس ہونے لگتے ہیں ——— ان کی فکر وعمل کی قوتیں صرف مادی مفاد اور کام ودہن کی لذت آشنائیوں کی مرہونِ منت ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے لیے کسی چیز میں کوئی دل کشی باقی نہیں رہ جاتی، کیونکہ وہ جن بے قابو تانوں اور بے خدا نغموں کی دنیا میں کھو جاتے ہیں وہاں نیکی اور شرافت کی کوئی آواز انہیں سنائی نہیں دیتی، اور نہ ہی اس سے مختلف کوئی حسین تصور ان کے ذہنوں میں سما سکتا ہے۔ ایسے لوگ مادی ترقی اور اڑانوں میں تو وہم وگمان کی حدِ پرواز سے بھی آگے نکل جاتے یا نکل سکتے ہیں لیکن "قبلۂ دل" کی طرف سفر تو کجا، اس کی طرف مڑ کر دیکھنا بھی انہیں نصیب نہیں ہوتا۔

باقی آئندہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ